اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ قرآن و حدیث کی روشنی میں

تحریر: حشمت اللہ صدیقی

اسلام دین فطرت انسانی کا مظہر ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں ہر بچہ فطرت اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے اور سب انسان اولاد آدم ہیں اس لحاظ سے اسلام میں جنس کی بنیاد پر عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں اللہ کے نزدیک دونوں ہی اس کی مخلوق ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (ترجمہ) اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اسکی جنس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سارے مرد اور عورتیں پھیلا دیں (النساء 1-4)

اسلام میں عمل اور اجر میں مرد و عورت مساوی ہیں چنانچہ قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ (ترجمہ) ''مردوں کو اپنی کمائی کا حصہ ہے اور عورتوں کو اپنی کمائی کا حصہ ہے اور (دونوں) اللہ سے اس کا فضل مانگو'' (سورۃ النساء 32) مزید فرمایا (ترجمہ) اور جو کوئی نیک عمل کرے گا، وہ مرد ہو یا عورت بشرط وہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہونگے اور ان کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہو گی'' (النساء 124) قرآن پاک کے علاوہ کئی احادیث رسولؐ میں بھی عورتوں کے حقوق، فرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے خاتم النبین حضرت محمدؐ نے ایک حدیث میں عورت کے وجود کو دنیا میں محبوب قرار دیا آپؐ نے فرمایا کہ '' مجھے تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے خوشبو اور عورتیں محبوب بنائی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے'' (الحدیث) ''عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو'' (الحدیث) دیگر فرمایا ''جس شخص نے 3 لڑکیوں کی پرورش کی پھر ان کو ادب سکھایا اور ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے'' (ابوداؤد) الفرض قرآن و حدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات الغرض موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام، اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے اسلام واحد دین ہے جس نے عورت کو ذلت و پستی سے نکال کر اسے شرف انسانیت بخشا جبکہ اسلام سے پہلے دیگر مذاہب میں عورت کو ذلت، رسوائی و تحقیر کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ ہندو مت میں خاوند کی موت کے ساتھ عورت کو بھی ستی کر دیا جاتا تھا یعنی اسے بھی زندہ جلا دیا جاتا تھا جبکہ عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دور جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ در گور کر دیا جاتا تھا قرآن پاک میں اس بہیمانہ ظلم کا ذکر موجود ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (ترجمہ) جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خبر دی جاتی تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غم سے گھلنے لگتا ہے اس بُری خبر کی وجہ سے لوگوں سے چھُپا چھُپا پھرتا ہے سوچتا ہے کہ کیا اس کو ذلت کے ساتھ لیے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے آہ! کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں'' (سورۃ النحل 58) حضرت عمرؓ فاروق اس دور جاہلیت کے معاشرے میں گواہی دیتے ہیں کہ ''قسم بخدا ہم دور

جاہلیت میں عورتوں کو کوئی حیثیت ہی نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں اپنی ہدایت نازل کی اوران کے لیے جو کچھ حصہ مقرر کرنا تھا مقرر کیا"(صحیح مسلم شریف)اسلام نے اُس ذلت اور رسوائی سے عورت کو نجات دلائی اوراسے زندہ رہنے کا حق دیا بلکہ زندہ درگور کرنے والوں کو آگاہ کیا کہ اس جرم کا ضرور ان سے سوال ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "(ترجمہ)جب کہ زندہ درگور لڑکی کے بارے میں پوچھا جائیگا کہ کس گناہ میں وہ ماری گئی"(سورۃالتکویر 9-8)اسلام نے معاشرے میں عورت کے حقوق، فرائض ودیگر مسائل کے لیے سورۃالنساء میں تفصیلی احکامات دیے ہیں جس میں نکاح، طلاق، خلع، وراثت ودیگر صنفی مسائل میں رہنمائی کی گئی ہے عورت کی عزت عصمت کی حفاظت کے لیے حجاب (پردہ) کا حکم دیا گیا ہے تا کہ معاشرے میں پاکیزگی واخلاقی اقدار برقرار رہیں چنانچہ قرآن پاک میں واضح کہا گیا ہے کہ (ترجمہ)"مومن عورتوں سے کہہ دو کہ ان کی آنکھوں میں حیا ہو اور اپنی شرم گاہوں کی پردہ پوشی کریں اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں"(سورۃالنور) پردے کا مقصد عورت کو معاشرتی وخاندانی نظام سے الگ رکھنا نہیں بلکہ عورت سورۃالنور میں بیان کردہ احتیاطی تدابیر کے ساتھ خاندانی، معاشرتی نظام واجتماعیت میں اپنا کردار ادا کرسکتی ہے ہمارا دین اس ضمن میں کسی انتہا پسندی کی تعلیم نہیں دیتا حضور اکرمؐ نے فرمایا "دین آسان ہے لوگو کے لیے آسانی پیدا کرو لوگو کو مشکلات میں مت ڈالو"(صحیح بخاری)مغرب میں آزادی نسواں ومساوات مردوزن کے نعرے کے تحت عورتوں کے حقوق کی جو تحریک ہے اس میں حقوق وفرائض سے زیادہ اسلام کے قوانین وتعلیمات کو ہی نشانہ بنایا گیا ہے پردہ، طلاق، تعداد ازواج، عورت کی گواہی اور وراثت میں نصف حصہ اور ہر سطح پر مساوی آزادی کا مطالبہ کرکے یہ پروپگنڈا کیا جاتا ہے کہ پردہ عورت کو قید کرنے کے مترادف ہے اور 4 شادیاں ووراثت و گواہی میں نصف حصے سے عورت کے حقوق متاثر ہوتے ہیں اور اس طرح عورتوں کا استیصال ہو رہا ہے جبکہ اسلام پر محض یہ الزام ہے اسلامی تعلیمات میں اس ضمن میں جو ہدایات ہیں وہ انصاف وتوازن برقرار رکھنے اور معاشرے میں اخلاقی اقدار وخاندانی نظام کے استحکام کے لیے ضروری ہیں بعض قوانین ناگزیر صورت میں استثنائی ہیں جو ہنگامی ووقتی پیدا ہونے والے مسائل کے حل کے لیے ہیں ان تمام قوانین میں اسلام نے ہر صورت میں انصاف وتوازن کو برقرار رکھنے کی ہدایت کی ہے عورتوں کے مسائل سے متعلق کوئی بھی قانون ہو اس کی تشریح وتعبیر میں ہمیشہ انصاف وتوازن ومعاشرتی مفاد مقدم ہوگا لہٰذا اگر تعصب کو بالائے طاق رکھ کر اسلام میں دیے گئے عورتوں کے حقوق وفرائض کا گہرائی سے جائزہ لیا جائے تو بظاہر امتیازی نظر آنے والے قوانین امتیازی نہیں بلکہ خود عورت کی عزت وعصمت کے محافظ اور معاشرے میں اخلاقی وخاندانی نظام کو برقرار رکھنے کے لیے ناگزیر ہیں ہمارے ملک میں جو کہ اسلام کے نفاذ کے لیے وجود میں آیا یہاں بھی عورتوں پر تشدد اوران کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کئی قوانین تشکیل دیے گئے ہیں ان میں عائلی قوانین 1961ء کے بعض قوانین جو کہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں ان سے عورتوں کے حقوق کو

تحفظ ہوا ہے اور اب حال ہی میں عورتوں پر مظالم اور ان کے حقوق غضب کرنے سے متعلق اسمبلی و سینیٹ نے ترمیمی بل منظور کر لیا ہے۔